Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ، ۱۲ احسان ۱۳۶۹ ہش، ۱۲ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۳۲

## تکبر خدا اور انسان میں جُدائی پیدا کرتا ہے

"تکبر عجز کا بالکل برعکس ہے اور تکبر ایک ایسی چیز ہے جو انسان اور خدا کے درمیان ایک مکمل جُدائی پیدا کرنے والا مضمون ہے۔ کیونکہ تکبر ایک ایسی چیز ہے جو خدا کے سوا کسی کو زیب ہی نہیں دیتا۔ یہ وہ صفت ہے جس میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔ صرف خدا ہے جس کے متعلق جس کی صفات میں لفظ متکبر آتا ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۵ جون ۱۹۹۰ء صـ۳ کالم ۲)

## ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بھی یاد رکھو کہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے وہی اس کو دیتا ہے اور جس کی طرف بھاگتا ہے اس سے محروم کیا جاتا ہے۔ انبیاء و رسل کا گروہ ہرگز ہرگز اپنی جاہ و حشمت کو نہیں چاہتے لیکن اللہ تعالےٰ اپنے مصالح کی بناء پر انہیں عطا کرتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گذرے ہیں اور اس لحاظ سے ان سب کو گویا ایک ہی سمجھو کیونکہ سب کے ساتھ ایک ہی معاملہ ہوًا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن میں سے کسی ایک کو بھی ذلیل اور خوار نہیں کیا۔ اس لئے کہ ان کی ذلّت اللہ تعالےٰ کی ذلّت ہے (تعالیٰ شانہٗ) جو لوگ ان کے خلاف کرتے ہیں اور مخلوق کو عظمت دیتے ہیں گویا اللہ تعالےٰ کی کبریائی کی ردا مخلوق کو پہناتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کی نظر میں مردود ہوتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء و رُسل اور خدا تعالےٰ کے مامورین اہلِ دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ۸۰)

"اللہ تعالےٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اس پر رحم کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں۔ مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے۔ جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کے لئے رُوحانی مَوت ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ متکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اس لئے (صاحب ایمان) کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے۔ ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔

یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے"

(ملفوظات جلد ہشتم صـ۱۰۱)

## خصوصی دعا کی درخواست

عزیزہ اسماء طاہرہ صاحبہ بیگم عزیزم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کے پتہ کے آپریشن کے بارہ میں آپ کی خدمت میں بغرض دعا اطلاع دی جا چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپریشن کامیاب ہوًا۔ اور وہ ربوہ واپس آ گئی ہیں۔ احباب کی دعاؤں کے لئے دل سے ممنون ہوں۔

اب دو تین دن سے بخار اور زخم میں تکلیف ہو رہی ہے۔ خون میں انفکشن بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اور بے چینی کی وجہ سے تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزہ کی مکمل صحتیابی کیلئے درد دل سے دعا کر کے ممنون فرماویں۔

امۃ الرشید بیگم
بنت حضرت فضل عمر

نگر پارکر سندھ کے علاقہ میں عرصہ سے بارش نہیں ہوئی۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس علاقہ کو نیز ملک کے دیگر حصوں کو بھی بارانِ رحمت سے سیراب فرمائے۔

## اولاد کو نیک باتوں کی نصیحت والدین کی ذمہ داری ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو)

"اگر ماں باپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو گھر کی بہت سی لغویتیں خود بخود دور ہوتی چلی جائیں۔ بہت سے فسادات۔ بہت سے جھگڑے۔ بہت سی لغویتیں اور بہت سی بے ہودہ باتیں محض اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ بچوں کو یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ اپنا وقت کس طرح گزاریں۔ اگر ہر شخص اپنی اولاد کو نصیحت کرتا رہے اور وہ یہ خیال رکھے کہ اس بچے کو مَیں نے یہ نصیحت کرنی ہے اس بچے کو مَیں نے نصیحت کرنی ہے۔ ان کی پڑھائی کا خیال رکھتا ہے۔ اُن کی دینی تربیت کا خیال رکھتا ہے۔ ان کی صحت اور جسمانی طاقت کا خیال رکھتا ہے۔ اُن کے کریکٹر کا خیال رکھتا ہے اور وہ اس کے مطابق اُن کے لئے ایک پروگرام بنا دے اور پھر ان کی نگرانی کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بچے سارا دن کسی نہ کسی شغل میں مشغول رہیں گے۔ وہ لڑائی جھگڑا نہیں کر سکیں گے۔ وہ بے ہودہ مذاق نہیں کریں گے۔ اور لغو کاموں میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے۔ مگر جب ماں باپ ان ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے تو وہ ایسے طریق اختیار کر لیتے ہیں جن سے ان کا وقت تو گزر جاتا ہے مگر کئی قسم کی بدعات ان میں راسخ ہوتی چلی جاتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۴۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ، ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲، احسان ۱۳۶۹ ہش ۱۲، جون ۱۹۹۰ء

# ایمان — اعمال صالحہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"ایمان کی آبپاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے۔ بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے"

ایک دینی بات کے لئے یہ دنیاوی مثال ہماری سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اور آجکل جبکہ شدت کی گرمی پڑ رہی ہے اس مثال کا سمجھ لینا اور بھی آسان ہے۔ کتنے ہی پودے ہیں جو پانی کے بغیر مرجھا جاتے ہیں اور کتنے ہی پودے ہیں جو کم پانی کی وجہ سے زندگی برقرار نہیں رکھ سکتے، ہم اپنے گھروں میں لگائے ہوئے پودوں کو صبح بھی پانی دیتے ہیں اور شام کو بھی۔ اور اکثر دیکھتے ہیں کہ اگر صبح کو پانی نہ دیا جائے تو شام تک پودا مرجھانے لگتا ہے۔ اس کے پتے بھی بے جان ہو کر دوہرے ہونے لگتے ہیں اور اگر پھول لگے ہوئے ہوں تو وہ بھی گرنے لگتے ہیں۔ پانی ملتا ہے تو تازہ اور شگفتہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ایک اور بات بھی ہے۔ پانی کا ملنا تسلسل چاہتا ہے۔ یہ نہیں کہ کبھی پانی دے دیا اور کبھی لمبے عرصہ تک کے لئے چھوڑ دیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایمان کی آبپاشی کا ذکر فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ آبپاشی کے بغیر ایمان خشک ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے ایمان کی آبپاشی کرتے رہیں۔ اس غرض کیلئے جس چیز کو پانی کہا گیا ہے وہ ہیں اعمال صالحہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا وجود ہی اعمال صالحہ سے معتبر ہوتا ہے۔ ایک شخص ایمان ایمان کی رٹ تو لگاتا رہے لیکن اعمال صالحہ اس کے پاس تک نہ پھٹکیں تو اس کا دعویٰ کسی صورت بھی درست نہیں ہو سکتا۔ وہ یا دوسروں کو فریب دیتا ہے یا خود کو دھوکے میں رکھتا ہے۔

ایمان کا دعویٰ کرنے کی بجائے اگر ہم اعمال صالحہ کی طرف توجہ دیں تو ایمان کا وہ پودا جو شروع شروع میں دکھائی بھی نہیں دیتا آہستہ آہستہ پتے اور پھول دکھانے لگے گا۔ اور اپنے وجود کا خود ہی ثبوت بن جائے گا۔ ہمارے اعمال صالحہ ہمارے ایمان کا اعلان کریں، اور یہ اعلان اس لئے نہ کریں کہ ہم اس پر فخر کرنا چاہتے بلکہ اسلئے کہ دوسرے لوگوں کو بھی اعمال صالحہ کی طرف توجہ پیدا ہو، اور معاشرہ میں ایک طبقہ پیدا ہونا شروع ہو جائے جو اعمال صالحہ کی اہمیت کو جانتا بھی ہو اور اعمال صالحہ بجا بھی لاتا ہو۔ ایمان اعمال صالحہ اور معاشرہ ۔ یہ ایک مربوط نظام ہے۔

کیوں دھوم سے نکلے نہ شرافت کا جنازہ
کاندھوں پہ ہے ان کے جو شرافت سے ہیں محروم
انسان کو انسان سمجھتے نہیں یہ لوگ
پروردۂ وحشت کا یہی بات ہے مقسوم

ابوالاقبال

---

دن بھر تھکے تھکے پاؤں سے چل کر ہو گئے چُور
لیکن پھر بھی منزل سے ہم رہ گئے کوسوں دُور

طُوفانوں کے مُنہ موڑے اور برق سے رشتے جوڑے
پھر بھی قسمت کو اپنی ہر بات ہے نامنظور

اب بھی تیشہ ہاتھ میں لے کر نکلا ہے فرہاد
پتّھر کے کٹنے کا لیکن بدل گیا دستور

جو اُس کی چوکھٹ سے اُٹھ کر صحرا صحرا گھُومے
حاکم سے محکوم ہوئے، مختار سے وہ مجبُور

لہروں سے گھبرانے والے کون تجھے سمجھائے
سیپ تو ساحل پر ملتے ہیں موتی ہیں کچھ دُور

تیری ہر اک بات سکونِ قلب کا اِک سرمایہ
تیرے ہر جلوہ سے ملتا ہے آنکھوں کو نُور

لحظہ لحظہ دنیا کے حالات بدلتے ہیں
کون سدا مغموم رہا ہے کون سدا مسرور

شائد آج نسیم تمہارے دل پر چوٹ لگی
چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی ہوتے ہو رنجور

نسیم سیفی

۲۸، جولائی ۱۹۶۸ء

ایک محترم دوست کی فرمائش پر بیس سال سے بھی پرانے اشعار شائع کئے گئے

## زندہ نظام کی علامت

"ساری دنیا میں ہر واقفِ نو کی زندگی پر جماعت کے نظام کی نظر رہنی چاہیئے اور ان کے والدین سے رابطے ہونے چاہیئں اور ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایک زندہ نظام کے ہاتھ میں ہیں جس کے ذریعے خدا کی تقدیر کارفرما ہے"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ - الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء صـ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفان احمد خان

# "تخلیق پاکستان سے تعمیر پاکستان تک"

## فرینکفرٹ مغربی جرمنی میں منعقدہ ایک سیمینار

فرینکفورٹ ۔۔۔ لسانی، علاقائی گروہی مفادات اور فرقہ وارانہ اختلافات سے یکسر بالا ہو کر قومی سوچ، قومی یکجہتی اور قومی اتحاد کا فروغ وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ قائدِ اعظم کے نظریات کو پسِ پشت ڈالنے کے نتیجہ میں ہم الجھنوں میں پڑ کر مسائل کے گرداب میں پھنستے چلے جا رہے ہیں۔ ان الجھنوں اور مسائل کا حل قائدِ اعظم کے نظریات کی طرف واپس لوٹنے میں مضمر ہے جو اتحاد تنظیم اور یقین نیز آزادئ ضمیر، آزادئ مذہب اور تمام شہریوں کے حقوق و فرائض میں مکمل مساوات کے زریں اصولوں پر مبنی تھے۔ ان خیالات کا اظہار انگلستان اور جرمنی کے متعدد پاکستانی دانشوروں اور دیگر صاحب الرائے اصحاب نے تخلیق پاکستان سے تعمیر پاکستان تک کے موضوع پر فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں منعقدہ ایک عظیم الشان سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا جس کا اہتمام فرینکفورٹ کے بعض درد مند پاکستانیوں نے کیا تھا۔ سیمینار کے بعد انگلستان سے تشریف لائے ہوئے مہمان شاعر جناب بخش لائلپوری کی صدارت میں ایک محفل مشاعرہ بھی منعقد ہوئی جس میں انگلستان اور مغربی جرمنی کے شعراء کرام نے سامعین کو اپنے کلام سے محظوظ فرمایا۔ سیمینار اور مشاعرہ کے دوران سینکڑوں کی تعداد میں آئے ہوئے حاضرین کا ذوق و شوق اور ولولہ و جوش دیدنی تھا۔ فضا بار بار پاکستان زندہ باد اور قائدِ اعظم زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونجتی رہی۔

تخلیق پاکستان سے تعمیرِ پاکستان تک کے موضوع پر یہ سیمینار فرنکفرٹ یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں ۱۲ر مئی کو شام ۸ بجے ہائیڈل برگ یونیورسٹی میں اقبالیات کے وزٹنگ پروفیسر جناب ڈاکٹر حسن عسکری رضوی ایم اے پی ایچ ڈی کی صدارت میں منعقد ہوا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اندازاً پونے چار سو افراد نے اس میں شرکت کی۔

تلاوتِ قرآن مجید کے بعد سیمینار کے کنوینر خاکسار عرفان احمد خان نے سیمینار کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ پاکستان آجکل جن حالات میں سے گذر رہا ہے ان کے پیشِ نظر لسانی علاقائی اور گروہی مفادات اور فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے کی بجائے قومی سوچ قومی یکجہتی اور قومی اتحاد کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان صحیح معنوں میں تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ یہ سیمینار اسی غرض سے منعقد کیا جا رہا ہے کہ قومی یکجہتی اور قومی اتحاد سے متعلق دانشوروں اور صائب الرائے اصحاب کے فکر انگیز خیالات سے مستفیض ہونے کا موقع ملے اور اس طرح تعمیر پاکستان کی راہیں استوار کرنے میں مدد ملے۔

سب سے پہلے انگلستان کی انڈیا آفس لائبریری کے اسلامک سیکشن کے کیوریٹر جناب سلیم الدین قریشی نے انڈیا آفس لائبریری میں محفوظ دستاویزات کی روشنی میں تحریکِ پاکستان کے پس منظر پر روشنی ڈالی اس ضمن میں انہوں نے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں سر سید احمد خان کی مساعی کے علاوہ ہندو مسلم اتحاد کی کوششوں میں ناکامی کے اسباب بیان کرنے کے بعد تحریکِ پاکستان پر منتج ہونے والے حالات کا کسی قدر تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی کا اگر شروع سے جائزہ لیا جائے تو ان میں ظاہری اختلاف کے باوجود ایک تسلسل پایا جاتا ہے اور تحریکِ پاکستان اس تسلسل کا ہی ایک منطقی نتیجہ ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد تعمیر پاکستان کے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اُسی محنت لگن اور اتحاد کی ضرورت ہے جس کا مظاہرہ تحریکِ پاکستان کے دوران کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مغربی جرمنی کے جناب اختر کیانی نے "یادیں اور باتیں" کے زیر عنوان تحریکِ پاکستان اور قیامِ پاکستان کے ضمن میں اپنے بچپن کی بعض یادوں اور اُس دور کی بعض باتوں کا بہت دلچسپ پیرائے میں ذکر کر کے بتایا کہ تحریکِ پاکستان کے دوران قائدِ اعظم نے مسلمانوں میں ایسا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا تھا کہ مجھ ایسے دور افتادہ دیہاتوں میں رہنے والے بچوں میں بھی یہ جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ ہم پاکستان لے کے رہیں گے۔ اسی جذبہ کو پھر اجاگر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ علاقائی سوچ اور نااتفاقی کا قلع قمع کر کے اتحاد اور یگانگت کو فروغ دیا جا سکے اور پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بنایا جا سکے۔

فرنکفرٹ کے جناب مسعود احمد دہلوی نے قائدِ اعظم کا تصور حکومت اور آنے والی حکومتوں کا کردار کے موضوع پر ایک جامع مقالہ پیش کیا آپ نے قائدِ اعظم کی تقاریر اور بیانات کے متعدد حوالے پیش کر کے بتایا کہ قائدِ اعظم پاکستان میں ایک مثالی اسلامی نظام حکومت قائم کرنا چاہتے تھے جو عصرِ حاضر کے جدید تقاضوں سے پوری طرح ہم آہنگ ہو وہ پاکستان میں ایک ایسا ماڈرن جمہوری پارلیمانی نظام قائم کرنے کے متمنی تھے۔ جو اسلامی اصولوں کی روح کے عین مطابق ہو۔ قائدِ اعظم کا تصور حکومت فی ذاتہٖ یقیناً اسلامی تو تھا لیکن اپنی ہیئت ترکیبی اور اپنے عملی نفاذ کے اعتبار سے فرقہ داری سے یکسر مبرا تھا۔ وہ اتحاد کو مستحکم کرنے والا نظام تھا نہ کہ تشتت وافتراق کو ہوا دینے والا وہ ایک ایسے سیکولر نظام کے حامی تھے جس میں اسلام کے راہ نما اصول جاری و ساری ہوں اور جس میں آزادئ مذہب اور شہریوں کے حقوق و فرائض میں مکمل مساوات کی ضمانت دی گئی ہو۔

آخر میں صاحبِ صدر جناب پروفیسر حسن عسکری رضوی ایم اے پی ایچ ڈی نے ایسا شاندار اور کامیاب سیمینار منعقد کرنے پر منتظمین کو مبارکباد دی اور حاضرین کی دلچسپی ذوق و شوق اور جوش و ولولہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ جو جذبہ تحریکِ پاکستان کے دوران پیدا ہوا تھا وہ بہت حد تک اب بھی قائم ہے۔ انہوں نے فرمایا نظامِ حکومت کے معاملہ میں ساری الجھن اس وجہ سے پیدا ہو گئی ہے کہ مختلف مکاتیبِ فکر نے قائدِ اعظم کے اقوال میں سے صرف اپنے مطلب کی باتیں لے کر انہی پر زور دینا شروع کر دیا ہے۔ اور اس طرح متضاد نظریات قائدِ اعظم کی طرف منسوب ہونے لگے ضرورت اس امر کی ہے کہ قائدِ اعظم کے جملہ اقوال اور ارشادات کا یکجائی مطالعہ کر کے آپ کا اصل اور حقیقی منشاء معلوم کیا جائے آج قائدِ اعظم کے تصورِ حکومت کے بارہ میں جو مقالہ پڑھا گیا ہے اس میں قائدِ اعظم کے تمام ارشاد کو ملحوظ رکھ کر نتیجہ نکالا گیا ہے اور قائدِ اعظم کے اصل منشاء کو معلوم کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد انگلستان کے مہمان شاعر جناب بخش لائلپوری کی صدارت میں محفلِ مشاعرہ منعقد ہوئی۔ جس میں مہمان شعراء جناب بخش لائل پوری جناب حامد یزدانی اور جناب ارشد لطیف کے علاوہ مقامی شعراء میں سے بزرگ شاعر جناب قیس مینائی۔ جناب حسن اختر کیانی۔ جناب بشارت احمد بشارت۔ جناب ڈاکٹر وسیم طاہر۔ جناب وسیم چوہدری اور جناب حنیف احمد حنیف نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ خاص طور پر قومی اور ملی نظموں پر شعراء کو جی بھر کر داد دی گئی۔ محفلِ مشاعرہ جو دس بجے رات شروع ہوئی تھی بارہ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

سیمینار اور مشاعرہ پر مشتمل خصوصی پروگرام جرمن ریڈیو کی اردو نشریات میں ۲۰ر مئی کو نشر کیا گیا۔

---

یہ بات تو سننے میں آتی ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹ دئے جائیں لیکن آپ نے کبھی یہ بھی سنا ہے کہ چور یا ڈاکو لوٹ مار کرنے کے لئے اوروں کے ہاتھ کاٹ دیں۔ ڈھاکہ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکوؤں نے شمال مشرقی بنگلہ دیش میں دو ٹرک ڈرائیوروں کے ہاتھ کاٹ دئے اور گیارہ ٹرکوں پر لدا ہوا مال لوٹ لیا۔

---

اَے سُننے والو سنو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو، نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

منصور احمد مبشر

# مکرم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب

## صدر کمیٹی انسداد مچھر و مکھی سے ایک ملاقات

"احتیاطی تدابیر اختیار کرنا علاج سے بدرجہا بہتر ہے۔"

یہ وہ پیغام ہے جو مکرم ڈاکٹر صاحب نے ایک ملاقات میں الفضل کے ذریعے پورے معاشرے کو بھجوایا ہے۔

مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب کئی سال سے انسداد مچھر و مکھی کمیٹی کے صدر ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں بطور ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر تعینات ہوئے تو آپ نے نوٹ کیا کہ مریضوں کی اکثر تعداد مکھی اور مچھر سے پیدا کردہ بیماریوں کی شکار ہے اور ربوہ کا معیارِ صفائی بہت توجہ طلب ہے۔ لہٰذا بیماری کی وجہ کو روکنے کی تدابیر اختیار کی جائیں اور بنیاد ہی ختم ہو جائے تو مریضوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی واقع ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ ہسپتالوں میں زیرِ علاج مریضوں کی زیادہ تعداد ایسی ہوتی ہے جن کی بیماری کی عمومی بنیاد یہی ہوتی ہے کہ وہ عدم صفائی کا شکار ہوتے ہیں حالانکہ دینِ حق نے صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ اگر اس ایک حکم پر تہہ دل سے عمل کیا جائے تو نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اور انسان ہر لحاظ سے صحت مند زندگی گزارتا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ میری خواہش ہے کہ ربوہ کو صفائی کے لحاظ سے مثالی شہر بنا دیں۔ اور یہ صفائی کے لحاظ سے ایشیا کا معیاری شہر ہو۔ اس ارشاد سے متاثر ہو کر اور مندرجہ بالا اصول کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کی خدمت میں ربوہ کی صفائی کی خاطر بعض تجاویز رکھیں کہ اگر ان تجاویز پر عمل کیا گیا تو مکھی اور مچھر کا انسداد ہو سکے گا۔ جو اکثر بیماریوں کی جڑ ہیں۔ اس طرح لوگ کم بیمار ہوں گے اور ہسپتال پر بھی کم بوجھ پڑے گا۔ اور ایک صحت مند اور تندرست معاشرہ وجود میں آئے گا۔ اس موقعہ پر حضور نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کا نام "انسداد مکھی و مچھر" رکھا گیا اور آپ کو اس کا صدر مقرر فرمایا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ گذشتہ کئی سال کے عرصے میں مجموعی طور پر جتنا بھی کام ہوا ہے وہ تشنہ اور غیر تسلی بخش ہے۔ کیونکہ اس میں عملی حصہ بہت تھوڑا ہے۔ ٹارگٹ حاصل کرنے کے لئے پورے معاشرے کے تعاون کی ضرورت ہے اور ہر فرد کے کمر ہمت کس لینے کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارے ہاں صفائی کا نظام ابھی ایسی ابتدائی حالت میں ہے کہ ہر آدمی کو بہت محنت کی ضرورت ہے۔ علمی طور پر بھی معاشرے میں یہ شعور پیدا کرنے اور عام آدمی کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ صفائی کتنی ضروری ہے اور عدم صفائی سے کتنی بیماریاں جنم لیتی ہیں اور کس قدر پیچیدہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عملی طور پر جس نظام کو ہم رائج کرنے میں ناکام رہے ہیں جس کا سلسلہ پورے ملک تک پھیلا ہوا ہے، وہ نکاسیٔ آب کا نظام ہے۔ نکاسیٔ آب کا نظام غیر معیاری اور غیر تسلی بخش ہونے کی وجہ سے پانی نیچی جگہوں میں جمع ہوتا ہے اور سڑتا رہتا ہے اور گندگی پیدا کرتا ہے۔ پھر وہاں گھاس اگ آتی ہے جو گرم موسم میں مچھر کے لئے ایئر کنڈیشنگ کا کام دیتی ہے۔

مادہ مچھر اپنی زندگی میں ایک ہزار سے دو ہزار تک انڈے دیتی ہے اور لاروا ایسی جگہوں پر با آسانی پروان چڑھ سکتا ہے اور ۷ سے ۱۰ دنوں میں جوان ہو کر انسان کی خدمت پر مامور ہو جاتے ہیں۔ اگر مچھر کی افزائش کی اس فیکٹری کو بند کرنے کے لئے تھوڑی سی محنت کی جائے اور پانی کو جمع نہ ہونے دیا جائے تو کل مسئلے کا حل نکل سکتا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے اس کی خاطر باوجود صحت اچھی نہ ہونے کے عملاً اپنے گھر سے باہر تشریف لا کر راقم الحروف کو اپنے گھر کے سامنے جمع شدہ پانی اور اس پر اگ آنے والی گھاس دکھائی جو محض عدم توجہ کا شکار ہے۔

ایک وقت میں جب اس علاقے پر توجہ دی جاتی تھی اور پانی کو پھیلا دیا جاتا تھا تب یہ صورت نہ تھی۔ اب جبکہ کچھ عرصے سے جب اس گندے پانی کو جو محلوں سے آتا ہے اور کھیلوں کی گراؤنڈ کے ایک حصے کی طرف کھول دیا گیا ہے تو صرف ایک جگہ جمع ہونے سے اس مقام پر گھاس اگ آئی ہے مچھر کے لئے مناسب ٹھنڈک پیدا ہو گئی ہے اور لاروا آسانی سے پروان چڑھ رہا ہے۔ اگر تھوڑی سی محنت سے جذبۂ وقارِ عمل کے تحت یہ طریق اختیار کیا جائے کہ دو تین دنوں کے بعد اس پانی کو خشک علاقوں کی جانب کھول دیا جائے تو اتنی گرمی میں پانی گھنٹوں میں خشک ہو جائے گا اور مچھر کی فیکٹری بند ہو جائے گی۔ گھاس اگنے سے پہلے پہلے کی صورت بھی نسبتاً قابلِ برداشت ہوتی ہے وہ اس طرح کہ پانی کی سطح اتنی گرم ہو جاتی ہے کہ لاروا جب سانس لینے کے لئے اوپر آتا ہے تو پانی کا درجہ حرارت برداشت نہ کر سکنے کی بناء پر وہیں ختم ہو جاتا ہے ورنہ اس کی افزائش کی صورت میں لوگ سارا سال پریشان رہتے ہیں۔ گرمیوں میں مچھر سے بچنے کے لئے مہنگے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جو عام آدمی کے بس کی بات بھی نہیں ہے اور جب بیماری حملہ آور ہو جاتی ہے تو اس کے بعد کے اثرات پورے خاندان بلکہ معاشرے کو تکلیف میں مبتلا کرنے کا موجب ہوتے ہیں اس مسئلے کا بہترین حل یہی ہے کہ مچھر کی افزائش کو روکا جائے اور اس کے لئے انفرادی اور اجتماعی وقارِ عمل کو اپنایا جائے اور نہائت سستے طریقے اختیار کر کے بہت بڑا فائدہ حاصل کیا جائے۔ جن جگہوں پر پانی جمع ہو کر مچھروں کی افزائش شروع ہونے لگ جاتی ہے وہاں اگر مٹی کا تیل ڈال دیا جائے تو بھی مچھر اور لاروا مر جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ چونکہ مچھر کھڑے پانی میں پرورش پاتے ہیں اس لئے کسی جگہ ایک ہفتہ سے زیادہ پانی کھڑا رہنے نہ دیا جائے۔ گڑھوں اور نالیوں کا پانی زمین پر پھیلا کر خشک کر دیا جائے۔ بند نالیوں کو جاری کیا جائے تاکہ پانی پھیل جائے۔ جہاں پانی کی مقدار زیادہ ہو وہاں اسے پمپ کے ذریعے زمین پر پھیلا دیا جائے۔ اس طرح امید کی جا سکتی ہے کہ مچھر کے انسداد کے لئے بہت مدد ملے گی اور بیماریاں کم پیدا ہوں گی۔

---

مکھی بھی ایک ایسی چیز ہے جو بیماریوں کو پھیلاتی ہے اور مکھی کی افزائش کی وجہ گندگی ہے جو بدقسمتی سے ہمارے ملک اور ماحول میں بہت وافر ہے۔ جہاں گندگی ہے وہاں مکھی ہے اور جہاں مکھی ہے وہاں بیماریاں ہیں۔ اس گندگی میں سب سے بڑا دخل انسانی فضلے کو ہے جو پہلے کھلی بیت الخلاء کی صورت میں اور بعد میں خاکروبوں کے ذریعے جگہ جگہ کھلی جگہوں پر پھینک دیا جاتا ہے جو مکھی پیدا کرنے کی فیکٹریاں ہیں۔ نیز گھروں میں کوڑے کرکٹ کو ایسے طریق پر رکھ چھوڑا جاتا ہے جس پر مکھی کو پلنے اور انڈے دینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھکا نہ جائے یا کھانا جگہ جگہ گرا پڑا ہو یا بعد کھانے کے صفائی نہ کی جائے تو مکھی کے لئے وہ ماحول بہت مناسب ہوتا ہے۔ چنانچہ مکھی کبھی انسانی فضلے اور دیگر گندگی کے ڈھیروں پر بیٹھتی ہے اور وہاں سے اڑ کر ہمارے کھانے پینے کی چیزوں پر بیٹھتی ہے۔ اس طرح ہم بلاواسطہ یا بالواسطہ مکھی کے پھیلائے ہوئے بیماری کے جراثیم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بڑی تاکید سے فرمایا کہ جتنی بھی محنت کی ضرورت ہو اس کو بروئے کار لاتے ہوئے گھروں سے ایسی کھلی بیت الخلاء کو بند کر کے فلش سسٹم لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر غریب خاندانوں کے لئے یہ ممکن نہ ہو تو اس کی خاطر کم از کم خشک گڑھے والی لیٹرین بنا لی جائے تو اس سے مکھی کے انسداد کے لئے بہت بڑی مدد ملے گی۔ مجالس اور اداروں کو چاہیئے کہ وہ سروے کر کے معلوم کریں کہ کن لوگوں کو اس سلسلے میں مالی امداد کی ضرورت ہے۔ انہیں حسبِ ضرورت ایسی امداد دے کر پورے معاشرے کو بیماریوں سے بچایا جا سکتا ہے۔ بیمار ہونے کے بعد افراد جتنی رقم خود پر خرچ کرتے ہیں یا ہسپتال مریضوں پر خرچ کرتے ہیں اگر اس رقم کو ایسے رفاہی کاموں پر خرچ کیا جائے تو پورے معاشرے پر سے بیماریوں کا بوجھ بھی کم ہوگا اور مالی طور پر بھی استحکام حاصل ہوگا۔

خانہ داری کرنے والی خواتین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ گھروں میں کوڑے کرکٹ کو باہر پھینکوانے تک ایسے طریق پر ڈھانپ کر رکھیں کہ اس میں مکھی داخل نہ ہو سکے۔ بلدیہ کا کام ہے کہ وہ محلوں میں ایسا انتظام کرے کہ کوڑا کرکٹ جمع کر

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

# دو صدر ـــ دو مصنف

ہنگری کے صدر اور چیکوسلواکیہ کے صدر دونوں ہی دانشور ہیں ڈرامہ نویس، مترجم اور ناول نویس۔ چیکوسلواکیہ کے صدر وکلاو ہیول (VACLAV HAVEL) بھی سال ہا سال زنداں میں زندگی گذار چکے ہیں اور ہنگری کے صدر آرپیڈ گونیز (ARPAD GONEZ) جن کی عمر اس وقت ۶۸ سال ہے بھی کم از کم ۶ سال جیل کاٹ چکے ہیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ۱۹۵۶ میں ہنگری میں احتجاجی مظاہرے ہوئے تھے۔ اگرچہ یہ دونوں مصنف ہیں اور لکھنا ہی ان کا کام ہے لیکن گونیز نے حال ہی میں بتایا کہ جب سے وہ صدر بنے ہیں۔ انہیں کچھ بھی لکھنے کی فرصت نہیں ملی۔ اس دوران انہوں نے صرف حکومت کے بلوں پر دستخط کئے ہیں۔ گویا اس عرصے کی ان کی ساری تحریر صرف اور صرف ان کے دستخط ہیں جیسا کہ سب جانتے ہیں مشرقی یوروپ میں جس طرح تبدیلیاں آرہی ہیں مسٹر گورباچوف اور ان آزاد ہونے والی مملکتوں میں اختلاف بڑھ رہے ہیں۔ بعض میں تو گورباچوف نے فوجی کارروائی بھی کی ہے۔ جب گونیز امریکہ پہنچے اور صدر بش سے ان کی ملاقات ہوئی تو صدر بش نے انہیں یقین دلایا کہ وہ ان کے معاملے کو خاص طور پر فوجی معاملے کو چوٹی کانفرنس میں پیش کریں گے۔ گونیز نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا اور بات بھی خوشی ہی کی تھی۔ چیکوسلواکیہ کے صدر کے متعلق بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم دونوں گہرے دوست ہیں اور ہم دونوں کا اپنی اپنی مملکت کا صدر بن جانا ایک ایسی بات ہے جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے لکھاریوں نے سازش شروع کر دی ہے تاکہ ہر ملک پر وہ اپنا اقتدار سنبھال سکیں۔ اگرچہ انہوں نے یہ بات ازراہِ مذاق کہی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب تک جتنے دستخط وہ کر چکے ہیں ان سے دستور اور ادارتی فریم ورک کا ۸۵ فیصد مکمل ہو گیا ہے۔ اور یہ وہ بات ہے جس سے ہنگری بغیر کسی مشکل کے کاروبار سلطنت چلا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ معاشی حالات کو درست کرنے اور ملک کے دوبارہ استحکام کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

واشنگٹن میں ایک نیوز کانفرنس کے موقع پر گونیز نے کہا کہ وہ معاشی تبدیلیوں کے سلسلے میں امریکہ کی مدد کے خواہاں ہیں۔ اور وہ وارسا پیکٹ سے الگ ہو کر ایک غیر وابستہ ملک کی حیثیت سے زندگی گذارنا چاہتے ہیں۔ امریکہ میں ان کی آمد پر انڈیانا یونیورسٹی نے انہیں ایک اعزازی ڈگری عطا کی اور نیویارک میں وہ عالمی یہودی کانگریس کے ممبروں سے ملے اور اس بات پر گفت و شنید کی کہ بوڈاپسٹ میں ایک ایسی یادگار قائم کی جائے جو نازی دور میں یہودیوں پر کئے گئے مظالم سے تعلق رکھتی ہو۔ کہتے ہیں کہ گونیز اپنے دوست ہیول سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ بات ایک ناولسٹ ڈاکٹرو (DOCTOROW) نے کہی۔ ڈاکٹرو گونیز سے اس وقت ملے تھے جب گونیز نے ان کے ناول "ریگ ٹائم اور ورلڈز فیئر" کا ہنگری زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ وہ اپنے ملک کے لئے ایک ایسی شخصیت بن گئے جو ملک کا تشخص کہلا سکتی تھی اور جن کے متعلق ہر شخص کو یقین تھا کہ وہ سچ بولنے والے ہیں۔

ہنگری کے اسی مستقبل کے رہنما نے نازیوں کا ایک تحت الارض تنظیم کے ساتھ مل کر مقابلہ کیا تھا اور ۱۹۴۴ء میں وہ زخمی بھی ہو گئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے تعلیم جاری رکھ کر قانون کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۴۵ میں ان کی پارٹی نے ہنگری میں انتخابات جیتے تھے۔ ۱۹۴۸ء میں جب کمیونسٹ اقتدار میں آگئے تو گونیز کو کھیتوں میں کام کرنا پڑا اور بعض دفعہ وہ ویلڈر اور پائپ فٹر کا کام بھی کرتے رہے۔ اب انہوں نے ہنستے ہوئے کہا کہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ایک بہت اچھا پائپ فٹر ہوں۔ جب ۱۹۵۶ میں احتجاجی مظاہرے ناکام ہو گئے تو گونیز کو عمر قید کی سزا دی گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ قید خانے میں جتنے لوگ تھے ان سے ہماری ایک پارٹی تیار ہو گئی کیونکہ تمام اچھے دل اور دماغ کے لوگ ہنگری کے قید خانوں میں تھے۔ قید میں کچھ سال گذارنے کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ وہ وہیں کچھ نہ کچھ تحریر کا کام کر سکتے ہیں چنانچہ انہوں نے عالم گیر جنگ دوئم کی یادداشتیں اور امریکہ کے صدر کینیڈی کا ہنگری زبان میں ترجمہ شروع کر دیا۔ یہ کام ان سے وزارت داخلہ نے لیا تھا۔ ۱۹۶۳ء میں عام معافی کے اعلان میں گونیز کو بھی جیل سے رہائی مل گئی چنانچہ اس کے بعد وہ زیادہ تر انگریزی زبان سے ہنگری زبان میں ترجمہ کر کے آمد پیدا کرتے رہے چیکوسلواکیہ کے صدر نے بھی صدر بش کے ۱۹۸۸ء کے کیمپین (CAMPAIGN) کی کتاب " لکنگ فارورڈ ۔ این آٹو بائیو گرافی " (LOOKING FORWARD, AND AUTOBIO GRAPHY) کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کے بہت سے قلم کار ہنگری میں خاصے معروف ہیں۔ گونیز اب تک ۶ ڈرامے شائع کر چکے ہیں اور اس کے ساتھ ہی افسانوں کی ایک کتاب اور ایک ناول بھی۔ ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہنگری کے بہت اچھے ڈرامہ نویس ہیں۔ اور ان کا کم از کم ایک ڈرامہ تو ایسا ہے جسے سب لوگ نہایت مؤثر گردانتے ہیں۔

## مقبوضہ علاقے ۔ کرفیو کی چھتری

مقبوضہ علاقوں کے ۱۰ لاکھ فلسطینی گذشتہ جمعے کے روز کرفیو کی چھتری میں دن گذار رہے تھے۔ یہ وہ دن تھا جب کہ اقوامِ متحدہ کی سیکورٹی کونسل جنیوا میں تنظیم آزادی فلسطین کی دعوت پر فلسطینیوں کی حفاظت کے متعلق گفتگو کرنے والی تھی۔ اس روز حفاظتی دستوں نے سڑکوں پر بھی اپنی کارروائی کو پھیلا دیا اور اپنے حلقے کو یروشلم تک وسیع کر دیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ جمعہ کی نماز کے بعد لوگ تشدد آمیز احتجاجی مظاہرے شروع کر دیں۔ اس روز جمعہ کے دن یاسر عرفات تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین سیکورٹی کونسل کو خطاب کرنے والے تھے۔ ان کا موضوع غازہ پٹی اور مغربی کنارے میں تشدد کی نئی لہر تھا۔ لوگوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ وہ اقوامِ متحدہ کے نمائندوں کو مقبوضہ علاقوں میں متعین کرنے کی طرف اشارہ کریں گے۔ اور سیکورٹی کونسل سے کہیں گے کہ جب تک اسرائیل اپنا طریق کار بدل نہیں لیتا ان نمائندوں کو وہیں رہنا چاہیئے۔ دمشق میں بھی ڈیموکریٹک فرنٹ نے جو تنظیم آزادی فلسطین کا ایک بازو ہے اقوامِ متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان علاقوں کی حفاظت کا انتظام کریں۔ اسرائیلی ریڈیو نے بتایا کہ تین فلسطینی مزدوروں نے ایک ۴۵ سالہ اسرائیلی کو چھرا گھونپ کر زخمی کر دیا۔ یہ واقعہ مغربی کنارے پر حمرا کے شہر میں ہوا۔ فوج نے غازہ سٹرپ کے سات لاکھ باشندوں اور مہاجرین کے کیمپوں اور مغربی کنارے کے بڑے بڑے شہروں پر چھٹے دن بھی کرفیو جاری رکھا۔ اور کسی کو اس علاقے میں آنے جانے کی اجازت نہیں دی۔ اسرائیلی فوجیوں نے پانچ نوجوان فلسطینیوں کو مقابلے کے دوران جب کہ مظاہرے ہو رہے تھے گولی مار کر ہلاک کر دیا تل ابیب میں ایک روسی افسر نے کہا کہ اگر روس سے آنے والے یہودیوں کو مقبوضہ علاقوں میں بسایا گیا تو اسرائیل اور روس کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ ماسکو میں انسٹی ٹیوٹ آف ایسٹرن سٹڈیز کے سربراہ اور سپریم سوویت کے ممبر مائیکل کپٹسا نے بھی اسرائیل پر کڑی تنقید کرتے ہوئے غازہ سٹرپ اور مغربی کنارے میں جو کچھ فوج کر رہی ہے اس کی مذمت کی انہوں نے فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کو اپیل کی کہ وہ آپس میں گفت و شنید کے ذریعے تمام معاملات طے کریں۔ مسٹر کپٹسا سابق فارن ڈپٹی منسٹر ہیں۔ اور وہ ایک پانچ افراد کے وفد کے ساتھ یہاں آئے تھے۔ اس وفد میں ایفروایشین سالیڈیریٹی کمیٹی کے افراد تھے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل ایک ہاتھی کی طرح کارکردگی کا اظہار کر رہا ہے جو کہ کراکری کی دکان میں گھس گیا ہو۔ اور جو کچھ وہ کر رہا ہے اس سے روس کے ساتھ اس کے تعلقات متاثر ہو سکتے ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے جنیوا میں کہا ہے کہ اسرائیل کی حکومت کو اپنے فوجیوں پر پوری طرح کنٹرول کرنا چاہیئے کیونکہ وہ مقبوضہ علاقوں میں جو کچھ کر رہے ہیں وہ خلافِ قانون اور خلافِ اخلاق ہے۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ کوئی ایسے ضابطے تیار کئے جانے چاہئیں جن کے نتیجے میں لوگوں کی ہلاکت کو روکا جا سکے۔ یہ بات جنیوا میں ایک اعلامیے میں کہی گئی اور اس وقت کہی گئی جب اقوامِ متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا اجلاس ہونے والا تھا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے لئے یہ بات نہایت فکر انگیز ہے کہ غیر مسلح فلسطینی شہریوں پر اسرائیلی فوجیں بندوق کا استعمال کر رہی ہیں۔ ۱۹۸۹ء میں ۲۶۰ سے زیادہ افراد فوجیوں کی گولیوں سے ہلاک ہوئے تھے۔ اب بھی سال رواں کے آغاز سے اب

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات عامہ

# توانائی — فوائد و نقصانات

توانائی کا ایک اہم ذریعہ بجلی ہے جس کے بغیر آج کسی بھی قسم کی ترقی کا تصور محال نظر آتا ہے گویا ہم آج اس کے محتاج ہو چکے ہیں۔

توانائی کا صرف یہی ایک ذریعہ نہیں بلکہ لکڑی کوئلہ گیس اور دوسرے کئی ذرائع ایسے ہیں جو ہماری صنعتی زرعی، معاشی اور معاشرتی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ توانائی کے ان تمام ذرائع کا ماحول سے براہ راست تعلق ہے۔ جتنی توانائی ہم استعمال کریں گے اتنا ہی ماحول متاثر ہوگا۔ لکڑی کوئلہ اور گیس جب جلتے ہیں تو مختلف گیسوں کا اخراج ہوتا ہے مثلاً کاربن ڈائی اوکسائڈ۔ کاربن مونو اوکسائڈ جو فضا میں جاکر موسمی تغیرات کا سبب بنتے ہیں۔ بجلی کو لیں جو پانی سے بنائی جاتی ہے تو گو کہ اس میں ماحولیاتی آلودگی بجلی بنانے کے عمل سے کم ہوتی ہے تاہم پانی کو ذخیرہ کرنے سے اور پانی کی زیادتی کی وجہ سے ماحول پر اثر پڑتا ہے۔ ذخیرہ کر لینے سے پانی جہاں نہیں پہنچ سکتا وہاں بھی ماحول پر اثر انداز ہوتا ہے۔ دوسری طرف ایٹمی توانائی کو لیں جس کے تابکاری اثرات کی وجہ سے دنیا وحشت زدہ ہے۔

توانائی ہماری بنیادی ضرورت ہے اس وقت ترقی یافتہ اقوام کا جو عالمی تہذیب و تمدن کا ڈھانچہ اس وقت کھڑا ہوا ہے وہ دراصل اسی توانائی ہی کی بنیاد پر کھڑا ہوا ہے۔ لیکن توانائی کے استعمال کے نتیجے میں ماحول کی آلودگی کی قیمت ہمیں ادا کرنی پڑ رہی ہے۔

ہم اس آلودگی کو کسی نہ کسی طرح کم کر سکتے ہیں۔؟ یہاں دو باتیں ذہن میں آتی ہیں اول یہ کہ یا تو توانائی کے جو ذرائع ہیں ان کے استعمال میں توازن پیدا کیا جائے دوم یہ کہ توانائی کے مختلف ذرائع کونسے ہیں اور انہیں کب کیونکر اور کیسے استعمال کیا جائے۔

توانائی کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک تو وہ توانائی ہے جو ہمیں مستقل مہیا ہوتی رہتی ہے جسے تجدیدی توانائی کہتے ہیں دوسرے وہ توانائی جس کو محفوظ کیا جاتا ہے جو لاکھوں کروڑوں سال کے عمل کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے جس میں کوئلہ تیل گیس اور دوسری معدنیات ہیں۔ توانائی کی یہ ایک قسم ہے جو اگر ایک دفعہ استعمال ہو جائے تو پھر اس کے دوبارہ تیار ہوتے پر اتنا ہی لمبا عرصہ درکار ہوگا۔ اس کو غیر تجدیدی توانائی کہتے ہیں۔

توانائی کو ماحول کے حوالے سے دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک وہ قسم جو ماحول سے مطابقت رکھتی ہے۔ دوسری وہ قسم جو ماحول سے عدم مطابقت رکھتی ہے۔ عدم مطابقت رکھنے والی چیزوں میں لکڑی کوئلے گیس وغیرہ ہیں مطابقت رکھنے والی توانائی میں اول نمبر پر شمسی توانائی ہے۔ اس کے بعد پن بجلی اور ہوا کی مدد سے بنائی جانے والی بجلی ہے۔

غیر تجدیدی توانائی کے ذخائر مستقل استعمال کی وجہ سے آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں نتیجۃً دنیا ایک بحران کا شکار ہو رہی ہے جس سے ہم ضرورت سے زیادہ متاثر ہیں جس میں ہماری اپنی بد نظمی اور کم عقلی کا تعلق ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ توانائی کی یہی قسم ماحول کو سب سے زیادہ آلودہ کرتی ہے۔ کان کنی کے عمل کے دوران ہی بہت سی آلودگی پیدا ہو جاتی ہے اور بعد استعمال تو اس کا شمار ہی ممکن نہیں رہتا۔ یہی حال دوسری معدنیات کی کان کنی کے دوران ہوتا ہے۔ ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں جاننا چاہیئے کہ کس چیز کی کان کنی سے زیادہ آلودگی پیدا ہوتی ہے اور ہمیں اس میں کس حد تک کمی کرنی چاہیئے۔ توانائی کا ایک بہت اہم اور سستا ترین ذریعہ کوئلہ ہے مگر جیسا کہ پہلے بھی کہا جا چکا ہے کہ یہ سب سے زیادہ آلودگی پیدا کرتا ہے۔ اگر احتیاط برتی جائے اور اس کے طریق استعمال میں تھوڑی سی تبدیلیاں کی جائیں تو پھر کوئلہ اب بھی ہمارے لئے توانائی کا ایک سستا اور اچھا ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں کوئلے کی پیداوار بھی کم ہے اور اس کا استعمال بھی محدود ہے ۲ سے ۳ ملین ٹن اس کی کل سالانہ پیداوار ہے۔ جو زیادہ تر اینٹوں کے بھٹے میں استعمال ہوتا ہے۔ اب کوئلے کے مزید ذخائر دریافت ہوئے ہیں جن کا اندازہ آٹھ ہزار ملین ٹن کا لگایا جاتا ہے۔ لہذا اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم کوئلے کے استعمال میں اضافہ کریں۔ ہمارے کوئلے میں عموماً گندھک کی مقدار زیادہ ہے چنانچہ ایسے طریقے اختیار کرنے چاہئیں کہ گندھک فضا میں نہ پھیلے بلکہ جلانے کے دوران ہی راکھ میں شامل کرکے خارج کی جاسکے۔ اسی طرح اگر کوئلہ بھربھرا ہے تو اس کو اینٹوں کی شکل دے دی جائے۔ چنانچہ پاکستان میں ہی ماہرین نے کوئلے کی مدد سے ایسا ایندھن تیار کیا ہے جو زہریلی گیسیں نہیں بناتا اور فضائی آلودگی کا موجب نہیں بنتا یہ ایندھن گھریلو استعمال اور چھوٹی صنعتوں کیلئے بہت مفید ہے۔ لکڑی اور مٹی کے تیل سے بہت سستا پڑتا ہے اور کم آلودگی پیدا کرتا ہے۔

عنقریب ۵۰ ہزار ٹن سالانہ کی پیداواری صلاحیت کا ایک پلانٹ سندھ میں لگایا جا رہا ہے جو جلد کام شروع کرکے بازار میں ایندھن مہیا کر دے گا۔

---

بقیہ: ص۴ سے آگے

کے اسے خاص اوقات میں وہاں سے روزانہ اٹھوایا جائے اور شہر سے دور پہنچا کر اس کو تلف کیا جائے۔ ایسے افراد جنہوں نے مویشی پال رکھے ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ خصوصی طور پر صفائی کا خیال رکھیں۔ گوبر کو اٹھوانے کا صحیح انتظام کریں اور بقیہ گوبر کو جمع نہ ہونے دیں بلکہ اسے خشک کر کے جلانے کا انتظام کریں۔ اسی طرح زیادہ سے زیادہ پختہ نالیاں بنانے کا انتظام کیا جائے۔ مکانات کے مالکان کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع مکانوں میں جالیاں لگوائیں خصوصاً باورچی خانوں میں اور کھانے کے کمروں میں۔ بازار سے اشیاء خریدتے وقت اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا جائے کہ ان دکانوں کو خرید و فروخت کے لئے ترجیح دیں جو کھانے پینے کی اشیاء کو مکھیوں اور گرد وغیرہ سے محفوظ رکھتے ہیں اور جالیوں کا انتظام کر کے اشیاء کو بچا کر رکھتے ہیں۔

اس اسکیم کا عملی کام تینوں ذیلی تنظیموں پر تقسیم ہے۔ مجلس انصار اللہ ربوہ کے ذمہ مچھروں کے انسداد کا کام ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ذمہ مکھیوں کے انسداد کا کام ہے۔ جبکہ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ گھروں کی خصوصی صفائی کا انتظام رکھنا ہے۔ مندرجہ بالا تنظیموں کے نمائندگان علی الترتیب مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور مکرم میر مسعود احمد صاحب ہیں جن کی رہنمائی اور ہدایات سے اس سکیم کو کامیاب سے کامیاب تر بنایا جا سکتا ہے۔

ناصرات الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بہت مفید تعاون پیش کر سکتے ہیں۔ بچوں کو فلائی بیٹرز یعنی "مکھی مار" لے کر دیئے جائیں جو جہاں بھی مکھی یا مچھر دیکھیں اسے مار دیں تو وہ مکھی یا مچھر جو پرورش پا چکا ہے گھروں سے ختم ہو جائے گا۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے مزید فرمایا کہ مختلف بیماریوں کی ایک عام وجہ غیر صاف پانی کا استعمال بھی ہے جس کی عام شکائت ہے اس لئے ضروری ہے کہ تمام شہری کوشش کریں کہ ہر قسم کے پانی کو جب انہیں میسر ہے حتی المقدور ابال کر اور اسے صاف کر کے استعمال کریں جس سے پیٹ کی بیماریوں پر قابو پانے میں بڑی مدد ملے گی۔

مکھی، مچھر اور غیر صاف پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا ذکر بھی مکرم ڈاکٹر صاحب نے کیا جو حسب ذیل ہے۔

مکھی: دستوں کی بیماری، پیچش، ہیضہ، ٹائیفائیڈ، تپ دق اور جلدی بیماریاں پھیلاتی ہے۔

مچھر: ملیریا، فلیریا، ڈینگیو فیور پھیلاتا ہے۔ (ملیریا دراصل انسان کی قوتِ مدافعت کو ایسا کمزور کر دیتا ہے کہ اس سے بے شمار دوسری بیماریاں جنم لیتی ہیں)

غیر صاف پانی: ہیضہ، ٹائیفائیڈ، دست، پیچش، تپ دق۔

---

وقارِ عمل کی روح کو قائم کرتے ہوئے جہاں اہالیانِ ربوہ کو اس مہم میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے وہاں مندرجہ بالا امور جن کا ذکر انسداد مچھر و مکھی کے سلسلے میں کیا گیا ہے بلاواسطہ یا بالواسطہ بلدیہ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسلم لیگ

مسلم لیگ کے صدران اور مسلم لیگ کے اجلاسات ۱۹۰۶ - ۱۹۴۷ کے صدران کے اسماء۔

لیگ کے صدران کے اسماء:

۱۹۰۸-۱۹۱۳ آغا خان
۱۹۱۴-۱۹۱۸ راجہ آف محمود آباد
۱۹۱۹- اے۔ کے۔ فضل الحق
۱۹۲۰-۱۹۳۰ قائدِ اعظم محمد علی جناح

(۱۹۳۱ میں لیگ کے مستقل صدر کا عہدہ ختم کر دیا گیا)

لیگ کے اجلاسات کے صدران کے اسماء (نیز ۱۹۳۱ سے لیگ کے صدران کے اسماء)

۱۹۰۶ نواب سلیم اللہ بہادر
۱۹۰۷ سر آدم جی پیر بھائی
۱۹۰۸ (علی گڑھ) شاہ دین
۱۹۰۸ (امرتسر) سید علی امام
۱۹۱۰ (دہلی) سر غلام علی خان بہادر
۱۹۱۰ (ناگ پور) سید نبی اللہ
۱۹۱۲ نواب سلیم اللہ بہادر
۱۹۱۳ (لکھنؤ) میاں محمد شفیع
۱۹۱۳ (آگرہ) سر ابراہیم رحمت اللہ
۱۹۱۵-۱۹۱۶ مظہر الحق
۱۹۱۶ قائدِ اعظم محمد علی جناح
۱۹۱۷ راجہ آف محمود آباد
۱۹۱۸ (بمبئی) راجہ آف محمود آباد
۱۹۱۸ (دہلی) اے۔ کے۔ فضل الحق
۱۹۱۹ حکیم اجمل خان
۱۹۲۰ (کلکتہ) قائدِ اعظم محمد علی جناح
۱۹۲۰ (ناگ پور) ڈاکٹر ایم۔ اے۔ انصاری
۱۹۲۱ مولانا حسرت موہانی
۱۹۲۳ غلام محمد برگری
۱۹۲۴ (لاہور) قائدِ اعظم محمد علی جناح
۱۹۲۴ (بمبئی) سید رضا علی
۱۹۲۵ سر عبد الرحیم
۱۹۲۶ شیخ عبد القادر
۱۹۲۷ - ۱۹۲۸ (جناح گروپ) مولوی محمد یعقوب
۱۹۲۸ (شفیع گروپ) سر محمد شفیع
۱۹۲۸ (کلکتہ) راجہ آف محمود آباد
۱۹۳۰ سر محمد اقبال
۱۹۳۱ سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان
۱۹۳۳ (ہوڑا) میاں عبد العزیز
۱۹۳۳ (دہلی، ہدایت گروپ) حافظ ہدایت حسین
۱۹۳۶ سید وزیر حسن
۱۹۳۷-۱۹۴۷ قائدِ اعظم محمد علی جناح

---

قائدِ اعظم محمد علی جناح نے ۱۹۳۷ تا ۱۹۴۳ مسلم لیگ کے آٹھ اجلاسات اور جولائی ۱۹۴۴ تا دسمبر ۱۹۴۷ تک لیگ کی پانچ کونسل میٹنگز کی صدارت کی۔

---

بقیہ: صـ۶ سے آگے

ربوہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ بلدیہ ربوہ بھی اس میں بھرپور تعاون کرتے ہوئے اپنے شہریوں کی صحت کا پورا خیال رکھے گی۔

---

بقیہ: صـ۵ سے آگے

تک ۵۸ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ امریکہ اس بات کی مخالفت کر رہا ہے کہ اقوامِ متحدہ کے نگران اسرائیلی مقبوضہ علاقوں میں متعین کئے جائیں۔ اگرچہ اس بات سے اسے اتفاق ہے کہ اقوامِ متحدہ کی طرف سے ایک مشن وہاں بھیجا جانا چاہیئے۔

---

# سندھ میں دانشوروں کا فورم

اردو اور سندھی زبان کے دانشوروں اور قلم کاروں کے ایک نمائندہ وفد نے گورنر ہاؤس میں محترمہ بینظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا کہ سندھ کے گورنر مسٹر فخر الدین جی ابراہیم کی صدارت میں ایک فورم بنایا جائے جس میں سندھی اور اردو زبان کے دانشور اور ان زبانوں میں لکھنے والوں کی ہر دو ہفتے کے بعد ایک میٹنگ ہوا کرے۔ یہ فورم سندھ حکومت کو مشورے بھی دے گا اور اس کی مدد بھی کرے گا۔ تاکہ حکومت حالات سے واقف رہے اور امن کے قیام میں اس کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہو سکیں۔ اس فورم کے ذریعے تمام افراد کی آپس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

محترمہ وزیرِ اعظم صاحبہ سے ملاقات کے دوران سماجی اور سیاسی حالات کا جائزہ لیا گیا۔ اس بات کا اظہار کیا گیا کہ اخبارات کا رویہ کچھ بہت زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور ان کی وجہ سے بھی لوگوں میں آپس کی محبت کم ہوئی ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کو غیر سمجھنے لگے ہیں۔ اس میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ قومی پریس کو چاہیئے کہ وہ اپنا تیار کردہ ضابطہ اخلاق پس پشت نہ ڈالیں۔ اور اس کے مطابق اپنی کارگزاری سے ملک میں امن و امان کی فضا پیدا کرنے میں مدد دیں۔ محترمہ وزیرِ اعظم صاحبہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ سندھ کی حکومت ہر وقت گفت و شنید کے لئے تیار ہے اور یہ گفت و شنید وہ ملک کی ہر پارٹی کے ساتھ کر سکتی ہے۔ ایسی ملاقاتوں کے لئے جو ایجنڈا تیار کیا جائے اس میں تین اہم باتیں یہ ہونی چاہئیں قیامِ امن، قانون کی پابندی اور تشدد کرنے والے اور مجرموں کو زیرِ حراست لانا۔

اس نمائندہ وفد نے محترمہ وزیرِ اعظم صاحبہ کو مکمل تعاون کا یقین دلایا اور انہیں بتایا کہ وہ خود امن اور سکون کی زندگی کے خواہاں ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ سارے صوبے میں بلکہ سارے ملک میں امن قائم ہو۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ اس وقت گورنر راج یا کوئی اور غیر معمولی اقدامات مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان باتوں سے موجودہ حالت کو نہیں سدھارا جا سکتا۔ اس میٹنگ کے دوران سندھ کے وزیرِ اعلیٰ آفتاب شعبان میرانی بھی موجود تھے۔ جن دانشوروں اور قلم کاروں نے اس میٹنگ میں حصہ لیا ان میں یہ حضرات شامل تھے۔

حکیم محمد سعید، سید محمد تقی، قاری شیخ الفضل، پروفیسر کرار حسین، سید عباس حیدر عابدی، جسٹس (ریٹائرڈ) قدیر الدین احمد، جسٹس (ریٹائرڈ) ایس۔ اے۔ نصرت، مس زاہدہ حنا، سید ہاشم رضا، مسٹر نصرت حسین، مسٹر اقبال حیدر، مسٹر جمال الدین ابڑو، مسٹر شمشیر و حیدری، ڈاکٹر سلیمان شیخ، مسٹر سراج میمن، شیر ایاز، مسٹر جہانگیر صدیقی، مسٹر محمد ابراہیم جویو، مسٹر طارق اشرف اور مسٹر نور الدین ساتی۔

(الفضل:۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فورم کو توفیق دے کہ وہ سندھ کی حکومت کو صحیح مشورے دے کر اور اس کی صحیح رہنمائی کر کے سندھ کے صوبے میں امن و امان کے قیام کا باعث ہو۔)

---

# اسرائیل رکاوٹ ہے

گذشتہ جمعہ کے روز سوویت یونین کے صدر میخائل گورباچوف نے کہا کہ اسرائیل سوویت یونین سے یہودیوں کو اپنے ملک میں لا کر مقبوضہ علاقوں میں بسا رہا ہے اور اس کے نتیجے میں امن مذاکرات کے امکان ختم ہو رہے ہیں۔ مسٹر گورباچوف نے یہ بات اس وقت کہی جب وہ امریکہ کے صدر جارج بش سے ملاقات کے لئے گئے ہوئے تھے اور کانگریس لیڈرز سے سوویت سفارت خانے میں ملاقات کر رہے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل کی اس کارکردگی نے سوویت یونین کو مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ وہ ہمارے اور عربوں کے درمیان خلیج حائل کرنا چاہتے ہیں۔ اب عرب ممالک کے سربراہان ہمارے ساتھ تلخی سے پیش آتے ہیں۔ اسرائیل ان یہودیوں کو مقبوضہ علاقوں میں بسا کر وہاں پر انتشار اور مزاحمتی مظاہروں میں شدت پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ مسٹر گورباچوف نے یہ بھی کہا کہ وہ امریکہ کے ساتھ مل کر مشرق وسطیٰ میں امن کا کوئی منصوبہ تیار کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سوویت یونین سے یہودیوں کو زیادہ تعداد میں اسرائیل نہ جانے دیا جائے۔ انہوں نے صدر جارج بش کو تلقین کی کہ وہ تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین یاسر عرفات سے مل کر امن کے قیام کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ یاسر عرفات کا رویہ نہایت مناسب ہے اور اگر آپ اس سے مل کر اس معاملے میں کوئی پیش رفت کریں تو اس بات کا امکان ہے کہ ان کا رویہ اور بھی زیادہ بہتر ہو جائے۔

---

حبوب مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۔/۱۵ روپے
۶۰ گرام ۔/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# روس میں اصلاحات اور ریفرنڈم

صدر میخائل گورباچوف کے پیرسٹرائیکا پروگرام کے ماتحت روس میں جو تبدیلیاں لائی جارہی ہیں ان میں اقتصادی اور معاشی تبدیلیاں سرفہرست ہیں۔ روس کے نائب وزیراعظم لیونڈ اباکن نے کہا ہے کہ حکومت اس بات پر اصرار کرے گی کہ اقتصادی ترقی کیلئے منڈیوں کو کھول دینے کے معاملے پر ریفرنڈم کروایا جائے وہ ایک ایسی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے جو لندن کے اخبار فنانشل ٹائمز اور ماسکو کے ادارہ اقتصادیات کے زیراہتمام منعقد کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی حکومت اس وقت تک اپنا کاروبار نہیں چلا سکتی جب تک کہ ملک کے باشندے پوری طرح اس کا ساتھ نہ دیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم تبدیلیوں کو کسی قدر آہستہ آہستہ لانا چاہتے ہیں۔ غالباً اس ڈر سے کہ کوئی ایسا دھماکہ نہ ہو کہ عوام الناس ان تبدیلیوں کے خلاف ہو جائیں۔ اباکن نے دو ہفتے ہوئے سب سے پہلے ریفرنڈم کا نظریہ پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد وزیراعظم نکولائی رزخوف نے پارلیمنٹ میں صرف عوام الناس سے مشورے کا ذکر کیا یعنی اس بات کو ریفرنڈم کی صورت میں نہیں بلکہ لوگوں سے کسی نہ کسی طرح مشورے کی صورت میں بتایا گیا۔

ایک ٹیلیوژن خطاب میں صدر میخائل گورباچوف نے ریفرنڈم کا کسی رنگ میں بھی کوئی ذکر نہیں کیا۔ اگرچہ انہوں نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ ان کی پالیسی کے اس حصے کے لئے بھی اپنا بھرپور تعاون پیش کریں۔ چونکہ تمام حکومتی اداروں میں ایک قسم کا عدم اعتماد ظاہر کیا گیا تھا اس لئے اصلاحات کے متعلق ووٹنگ کے خیال کو فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اگر آج حالات میں اصلاحات کو پوری طرح نافذ کر دیا جائے تو ان سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ اگر روسی باشندوں نے اصلاحات کو منظور کیا تو حکومت کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے اور وہ سٹرائیک اور ہڑتالوں اور احتجاجی مظاہروں پر قابو پاسکیں گے۔ ماسکو کے میئر نے جو انقلابی خیالات کے حامل لوگوں کی صف اول میں شمار ہوتے ہیں کہا کہ اگر حکومت نے ریفرنڈم کرایا تو یہ بات یقین سے ہی کہی جاسکتی ہے کہ حکومت کو شکست ہوگی۔ جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے ان کا خیال ہے کہ ان اصلاحات سے مشکلات بھی بڑھیں گی اور بے روزگاری بھی۔ وہ کہتے ہیں کہ اب تک عوام الناس نے اس ملک پر حکومت کی ہے اور انہیں کو اب اصلاحات کی قیمت ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ بولیوف نے کہا کہ اس میں کیا شک ہے کہ جن لوگوں کی حکومت کے باعث یہ حالات پیدا ہوئے ہیں انہیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے مسٹر بولیوف کمیونسٹ پارٹی کی مسلسل اجارہ داری کے تو سخت خلاف ہیں لیکن وہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ تجارت کے لئے منڈیوں کو کھول دینا چاہیے۔

اس وقت جو اصلاحات کی جارہی ہیں اس سے کہیں زیادہ اصلاحات کے پروگرام کو حکومت نے اس لئے رد کر دیا ہے کہ ایسا کرنے سے ملک کی تمام صنعتوں پر سے کمیونسٹ پارٹی کا کنٹرول کم ہو جائے گا اباکن نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ یہ دونوں اصلاحات کے پروگرام جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ایسے ہیں کہ ان پروگراموں سے ۱۹۹۵ء تک ۵ فی صد ترقی ہوگی اور ۲۵ فی صد بے روزگاری دو سال ہی میں سامنے آجائے گی۔


۱۹۱۱ء میں سب سے پہلے حب اطہراء کو متعارف کرانے والا

مشہور دواخانہ

○ گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴ ○ ربوہ فون ۹۰۶

○ قلعہ کالروالہ ○ ملتان ○ کراچی



آپ کی خدمت ــــ ہمارا نصب العین

رحمٰن بیکرز ربوہ فون نمبر ۳۳۰

احباب کی خدمت میں عمدہ مٹھائیوں کے بعد اب پیش کرتے ہیں۔ صبح کا ناشتہ

حلوہ پوری۔ چنے۔ عمدہ رس ملائی

شام کے وقت آئس کریم دستیاب ہے


# خبریں

## ملکی خبریں

○ پنجاب میں ۱۹۳ کروڑ روپے کے خسارہ کا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ بعض محصولات میں اضافہ کیا گیا ہے تاہم کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ انہار تعمیرات شاہرات صحت اور تعلیم سمیت کئی بڑے محکموں کے اخراجات میں ۵ فیصد کٹوتی کی گئی ہے۔ مزدوروں کی کم سے کم اجرت ۱۱ سو روپے ہوگی تنخواہوں میں دس فیصد عبوری اضافہ کیا گیا ہے۔ پنشن میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ دستاویزات پر سٹامپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس، اہم پلوں کے ٹول ٹیکس، موٹر گاڑیوں کی رجسٹریشن فٹ نس سرٹیفکیٹ روٹ پرمٹ ہوٹل ٹیکس اور سپرٹ آبکاری ٹیکس کی شرح بڑھا دی گئی ہے۔ غیر مسلموں کے لئے شراب پر ٹیکس دوگنا کر دیا گیا ہے۔ جہیز فنڈ کے لئے ۱۵۲ کروڑ اور بیت المال کے لئے ۱۰ کروڑ رکھے گئے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی میں بجٹ کے پیش کئے جانے پر اپوزیشن نے زبردست شور ڈالا ان کا کہنا تھا کہ دعوت ناموں میں وقت گیارہ بجے تھا اب وقت تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ تبدیلی صرف گورنر کا کام تھا اس لئے یہ اجلاس غیر قانونی ہے۔ اپوزیشن کے اراکین ڈیسک بجاتے رہے۔ اوئے اوئے کے نعرے لگاتے رہے۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے بھی لگائے گئے ایک رکن نے سپیکر کے پاس کھڑے ہو کر اذان دی۔ بجٹ تقریر اس ہنگامے کے باوجود جاری رہی۔

○ بلوچستان میں ۶ نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا ہے اب وزراء کی تعداد ۲۰ ہو گئی ہے۔ ۴ نئے وزراء کا تعلق آئی جے آئی سے اور ۲ کا تعلق پی این اے سے ہے۔


ایئرکنڈیشنر برائے فروخت

SANYO (جاپان)، ۱/۲ ٹن گنجائش مناسب قیمت، بہترین حالت برائے فوری فروخت مطلوب ہے، رابطہ کیلئے عزیز احمد خان۔ رحمٰن کالونی۔ ربوہ فون ۴۱۴


## غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین کی ایک اور ریاست جمہوریہ روس نے بھی سوویت یونین سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس جمہوریہ کے قانون ساز ادارے نے اعلان کیا ہے کہ جمہوریہ کے اقتدار اعلیٰ سے متصادم ماسکو کے نافذ کردہ قوانین تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ روس کی سب سے بڑی جمہوریہ ہے۔ مرکزی روس کے وزیر داخلہ نے وارننگ دی ہے۔ اگر کرگیزیا اور ازبکستان کے لوگوں میں جھڑپیں جاری رہیں تو دونوں جمہوریتوں میں جنگ شروع ہو جائے گی۔

○ روس کی جمہوریہ ازبکستان میں حکام نے ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے۔ نسلی فسادات میں یہاں ۸۷ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جب کہ ۳۲۰ زخمی ہوئے ہیں۔

○ بھارت کے سابق وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی نے بھارت میں قومی حکومت کے قیام کی تجویز مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ ایسی ضرورت صرف اس وقت ہوتی ہے جب قوم ہنگامی صورت حال سے دوچار ہو۔

○ بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا نے الزام لگایا ہے کہ مغربی پنجاب میں دہشت گردوں کو پاکستان مفت ہتھیار فراہم کر رہا ہے اور اب ہتھیاروں کی فراہمی میں تیزی آگئی ہے


پتہ